منشور رسولان ہمہ محمان بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد | توریت بلا تورید انجیل بچیل | گویان صفت و سیر مسرور محمد

نمبر ۱۶ | مورخہ ۲۰ شہر جمادی الثانی ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا ہر ماہ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکے اجرا سے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بدپیشگی چار روپیہ دوم مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خاص باجرت ۱۰ فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام رقم ہونی چاہئے

المعذ عبد المجید سکرٹری رمرھا جناب بنگلور

ترقی دین محمدی

مسمی راونا عمر ۱۵ سال اپنی خوش اعتقادی سے چند روز اگی شہر ناگپور مین بخدمت شریف جناب مولوی محمد گل صاحب سلمہ اللہ تعالی کے حاضر ہو کر اسلام سے مشرف ہوا اب تجویز علم مین مصروف ہے اسم اونکا شیخ محمد رکھا گیا ایسا سنا گیا ہے کہ اونکی والدہ بھی مسلمان ہونیوالی ہے اللہ جل شانہ اپنے حبیب صلعم کے حقیقت محمدیہ سے سب کے دلونکو تسلی عطا کرے آمین

ہم ایک محمدی پونے مین ایک ہندو عورت کا مسلمان ہونا

ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب تحریر کرتے ہین کہ یہان جون کے ۲۵ ۱۸۷۴ء کو ایک برہمن بت پرست بنام ہون فضائل کی مسجد مین مشرف باسلام ہوی نام اسکا آمنہ بی بی رکھا گیا ہے

بمبئی مین تین شخص کا مسلمان ہونا

بمبئی کے کارسپانڈنٹ صاحب رمطراز ہین کہ یہان فی الحال مجبی زکریا سیٹھ کی مسجد مین ایک کرسٹان اور ایک پارسی اور ایک برہمن اپنے اپنے مذاہب باطلہ سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہوے **منشور محمدی** ہم تمام اون نومسلمون کی خدمت مین بعد مبارکبادی التماس کرتے ہین کہ جیسا تم

کافیا۔ سچا شہر اشاگردون نے برخلاف اس ممانعت اونہین ہاتھ
شہر کیا آخر کار وہ اس شہر کے باعث گرفتار ہوکر صلیب پر کھینچے
گئے۔ سو اب یہ حضرات تو اور صاحب خلاف انجیل سنا دی عوام
الناس کو سناتے ہین اور مسیح کی جانب سے مورد عتاب ہوتے ہین دیکھو
متی ۱۵ باب ۲۲ درس اور دیکھو ایک کنعانی عورت اُن
سرحدون سے نکل کے پکارتی ہوئی چلی آئی کہ ای خداوند داؤد
کے بیٹے مجھ پر رحم کر کہ میری بیٹی سخت دیوانی ہے ۲۳ پر اوسنے
اوسکو کچھ جواب ندیا تب اوسکے شاگردون نے پاس آکر اوسکی منت
کی اور کہا اوسکو رخصت کر کیونکہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے ۲۴ اوسنے
جواب دیکے کہا مین اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے سوا
کسی پاس نہین بھیجا گیا الخ اور واعظان اسلام کی سند عوام
منادی کرنیکے واسطے جو قرآن شریف مین ہے وہ واسطے آگاہی
مسترض کے قلم بند کی جاتی ہے دیکھو ۱۷ پارہ مین سورہ حج ۷۸
آیت وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم
فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم ھو سمٰکم المسلمین
من قبل وفی ہذا لیکون الرسول شہیدا علیکم وتکونوا شہداء
علی الناس ۔ یعنے اور محنت کرو اللہ کے واسطے جو چاہیے اس
کی محنت اُس نے تم کو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین کچھ مشکل
دین تمہاری باپ ابراہیم کا اوسنے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم پہلے
پہلے سے اور اس قرآن مین تا رسول ہو تمپر گواہ اور تم ہو
تمام لوگون پر ۔ اور دیکھو ۲۲ پارہ مین سورہ احزاب
۴۰ و ۴۵ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا

ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۔ اے محمد ہم
نہین کسی کا تمہارے مردون مین لیکن رسول ہے اللہ اور مہر سب
نبیون پر ۔ اے نبی ہمنے تجھکو سچا بتانیوالا اور خوشی سنانیوالا
اور بلانیوالا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور چراغ چمکتا ۔ اور ۲۹
پارہ مین سورہ تغابن ۸ و ۱۲ آیت فآمنوا باللہ ورسولہ والنور
الذی انزلنا ط ۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۔ یعنے سو ایمان
لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اُتارا ۔ اور
حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ۔ سو ای میرے بھائی عیسائی
مین دعا کرتا ہون کہ خدا تجھکو ہدایت بخشے اور یہ وزدمی دلقائے
کی توہمات تیرے دل سے دور ہون آمین ۔ الراقم میرزا موحد جالندھری

اہل اسلام کو مژدہ

جناب مولانا حاجی محمد علی بخش خانصاحب بہادر جو ماتحت گورنمنٹ
کے تحریر پرتنویر کو پڑھکر نہایت خوشی اور دلی سرور حاصل ہوا
کہ جو اختلاف نسبت مدرسۃ العلوم المسلمین کے جناب مولوی سید احمد
خانصاحب بہادر کے طرف سے جناب ممدوح کو تہا وہ اتفاق کے ساتھ
مبدل ہوا پس کچھ شبہہ نہین ہے کہ اب وہ بہی اہل اسلام ضرور
اس طرف رجوع ہونگے اور اپنے علوم دینی و دنیوی کی ترقی مین
تہ دل سے مصروف ہونگے اور جو جدید کمیٹی حضرت مولانا اول
الذکر کی توجہ سے بتائید مدرسۃ العلوم قایم ہوئی والی ہے امید
ہے کہ اُس مین ہندوستان کے تمام زمیندار رئیس بہت جلد مستعد
ہوکر مدرسہ مجوزہ کی امداد فرمائینگے چنانچہ ذیل مین ہم مولانا
صاحب کی وہ تحریر درج کل کاغذات کرتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرماتی ہین خود سید صاحب اپنی دستبرداری سے دو برس کے
خمر تہ للسفاقۃ کو تو معاف کر دی جیسا کہ ان کے خط سے ظاہر ہوا ہے
اور باقی ممبران بھی باتفاق رائے لکھوا دینے کا وعدہ فرما
ہے اب جسوقت سید صاحب وعدہ وفا کرینگے اور مجھکو تعلیم مذہبی کا
کل اہتمام سپرد کر دینگے مین مدبران تعلیم مذہب اہل سنت وجماعت
متعین کرونگا اور آیندہ سید صاحب کو عقاید وخیالات کی دست
اندازی کا خطرہ کلیتہ اس مدرسے سے جاتا رہیگا اور ہم لوگون کو اختیار
ہوگا کہ جب گنجایش دیکھین تعلیم مذہبی شروع کرین اور قواعد
مدرسے مین ہی دفعہ ۵ ضمن ۲ مین مضمون موافق خواہش صاحب
کے طبع ہو چکا ہے بعین ہے کتاب اہل اسلام پہ معاہدہ سنکر بہت خوش
ہونگے نقل دونون خطون کی بعینہ ذیل مین لکھی جاتی ہے اگر
ہمارے اخباران تحریرات کو اپنے صحایف مین درج فرمائین تو
مجھ پر احسان ہوگا۔ **نقل** راقم علی بخش عفی عنہ

خط جناب حاجی مولوی علی بخش خان صاحب بہادر

جناب والا خطاب سی۔ ایس۔ ائی سید احمد خان صاحب بہادر
زادت عنایتکم۔ بعد عجز ونیاز گزارش ہے کہ خاکسار وقت ملاقات
کو صاف عرض کر چکا تھا کہ مدرسۃ العلوم مین خطرہ اپنی ذات خاص
اور آپ کی کمیٹی کی دست اندازی کا مورد نہین جبتک رفتہ
رفتہ یہ تعلیم کو اپنے ہاتھ مین نہ لیگا اور شرکت اختیار کرتے
پھر بھی آپ مجھ سے وجہ دریافت فرماتے ہین کہ مدرسۃ العلوم پر کیا
اعتراض ہے اور طرفہ یہ کہ الزام نصاینت سے احتلاف کرینگا۔
درپردہ کتابتاً واشارتاً مجھ پر لگاتے ہین مین اظہار امر حق مین ہرگز
دریغ نہین کر سکتا اور صاف عرض کرتا ہون کہ بیشک مدرسۃ العلوم

مین چندہ نہ دینا اور شریک نہ ہونا کسی نصانیت ذاتی پر مبنی نہین
ہے بلکہ مین انکو اور دینی مین محمد بیش سمجھتا ہون اور آپکے عقاید
جو نسبت مذہب اسلام کے شہرت رکھتے ہین اُن کو بالکل غلط اور خلاف
مذہب اسلام کے سمجھتا ہون بلکہ اون مسایل کو ایک مذہب جدید اور
ملت تازہ جانتا ہون جو میرے نزدیک ضلالت ہے۔ مدرسۃ العلوم میرے
نزدیک اہل اسلام کے واسطے اسوقت مفید ہوگا جب تعلیم مذہبی جو اس مین
ہوگی اس تعلیم مین کسی طرح دخل آپکے عقاید ومسایل کا نہ ہوگا
علماء مکہ معظمہ کا آپنے بھی ملاحظہ فرمایا ہے جسمین دو وجہ سے عام جواز
اس مدرسہ کا موجود ہے ایک یہ کہ اندیشہ ہے آپ کے عقاید کی مداخلت کا
جو خلاف شرع ہین دوسری یہ کہ عدم اطمینان ہے اس بات پر کہ کمیٹی
کی دست اندازی سے مسائل مذہبی مین تغیر وتبدیل تو نہ ہو
جاوے اگر آپ سچے دل سے خیر خواہی اہل اسلام کی کرتے ہین اور اپنے
عقاید کی ترویج مکنون خاطر نہین ہے تو ان دونون امر مذکورہ
کی نسبت اطمینان کلی ہمارا کر دیجئے اور اس اطمینان کی سیر
تردیک صرف یہی صورت ہے کہ آپ اور کمیٹی خمر تہ ابضاعۃ مذہبی
تعلیم مین مداخلت نہ کرے بلکہ مذہبی تعلیم کے واسطے ایک اور
کمیٹی مقرر کی جاوے اور اسی کے اختیار مین تمام امور متعلقہ تعلیم
مذہبی کے چھوڑ دیجاوین اور اس کمیٹی کے وہی لوگ ممبر ہون
جن پر عام اہل اسلام کو اطمینان ہے اور جو لوگ مذہبی تعلیم
کے واسطے چندہ دین اس روپیہ سے سود حاصل نہ کیا جاوے اور
اسکی آمدنی جائز صرف مذہبی تعلیم مین خرچ کیجاوے اور جب
ممبران کمیٹی مذہبی اُس کی آمدنی مین گنجایش دیکھین اور تعلیم
مذہبی کو شروع کرنا چاہین تو ان کو ایسا اختیار حاصل ہے

جبر عقاید جیسا کہ آپ خیال فرماتے ہین کفر و ضلالت ہین تو قومی محبت اور ہمدردی کا مقتضا یہ ہے کہ آپ اپنے اوقات خاص مین میرے حق مین دعا فرماتے رہین تاکہ خدا تعالی مجھکو گمراہی سے نکالے اور راہ راست پر لاوے اور جو کہ آپ بزرگ ہین اور حاجی ہین امید ہے کہ خدای تعالی آپکی دعا قبول کریگا اور میری ہی خدا سے یہہ دعا ہے، کہ وہ ہمکو اور آپ کو اور سب لوگون کو راہ راست کی ہدایت فرماوے -

اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین - جو کچھہ کہ مین نے آپکی مخالفت مدرسۃ العلوم کو آپ کی نفسانیت پر محمول کیا ہو اسکی معافی مین آپ سے چاہتا ہون درحقیقت جو مخالفت آپنے مجھکو اپنی دانست مین مخالف اسلام سمجھکر کی ہے مین اپنے تئین حافی اسلام سمجھتا ہون مجھہ سے کی اور نیز مدرسۃ العلوم سے بھی بخلاف نصیحت مخالفت فرمائی جیسا کہ آپ کی عنایت نامہ سے ظاہر ہوتا ہے وہ نہایت تعریف کے قابل ہے اور ضرور آپکو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا اور آپ کی اس نیت خیر کا اجر خیر ضرور خدای تعالی آپکو دیگا اور جو میری نیت ہے یقینی اُس کی جزا بھی مجھکو ملیگی بہرحال اب مدرسۃ العلوم مین آپکا مددگار ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ میری عقاید کی مداخلت کا اندیشہ جسکو آپ خلاف شرع سمجھتے ہین اور کمیٹی کی دست اندازی کا خوف مسائل مذہبی مین نہ ہو اور اسکے دفع ہونے کے لئے آپ یہہ تجویز فرماتے ہین کہ کمیٹی خزنۃ البضاعت تعلیم مذہبی مین کچھہ مداخلت نہ کرے اور ایک اور کمیٹی جسپر عام اہل اسلام کو اعتماد ہو امور متعلقہ تعلیم مذہبی کے لئے مقرر کی جاوے - مین نہایت دلی خوشی سے جو امر کہ آپنے پیش فرمایا ہے اُسکو بتمامہ منظور کرتا ہون اور مجھکو یقین کامل ہے کہ کمیٹی کی کسی ممبر کو بھی اسمین کچھہ عذر نہوگا پس جو ہدایت کہ آپنے فرمائی ہے اسکو مین دل سے قبول کر کر یہہ عرض کرتا ہون کہ جو طریقہ تعلیم کمیٹی مین پیش ہوا ہے اُسمین ایک دفعہ اور بڑھائی جاوے اور خاص مذہبی تعلیم کے لئے ایک جداگانہ کمیٹی مقرر ہو جسکی ممبرون کی تعداد اُس قدر ہو کہ جس قدر آپ تجویز کرین اور اُن کا انتخاب بھی ابتدای صرف آپکی رای پر ہو اور جسکو آپ اپنا شریک کرنا چاہین اس کی شرکت رای پر منحصر ہو اور جو ممبر کہ اس کمیٹی کے لئے منتخب ہون وہ علیحدہ ممبر اُس کمیٹی کے ہون تاکہ آیندہ اور کسی شخص کو اور کسی کمیٹی کو انکی نسبت کچھہ اختیار باقی نرہے اور یہہ قاعدہ تجویز ہو کہ جب کوئی عہدہ اس کمیٹی کی ممبری کا خالی ہو تو باقی ممبران موجودہ کسی دوسرے شخص کو اپنی تجویز سے یہہ مداخلت کسی اور کو خود مقرر کرین اور تمام امور متعلقہ تعلیم مذاہب اہل سنت وجماعت وسلسلہ کتب درسیہ مذہبی اور تقرر مدرسان کا اسکے لئے اور تمام امور جو تعلیم مذہبی سے علاقہ رکھتے ہین اُسی کمیٹی کی رای پر منحصر ہون اور کمیٹی خزنۃ البضاعت کو یا مجھکو کبھی اس مین مداخلت نہو اور وہ کمیٹی جو مقرر ہو وہ بنام مدبران تعلیم مذہبی اہل سنت وجماعت موسوم ہو - قانون کمیٹی مین یہہ بات تجویز ہو چکی ہے کہ جو لوگ روپیہ اس شرط سے دینگے کہ اُن کا روپیہ سود پر نہ لگایا جاوے وہ کبھی سود پر نہ لگایا جاویگا اور جو لوگ بالتخصیص تعلیم مذہبی مین یہہ مداخلت نہ کرین اور ایک اور کمیٹی جسپر عام اہل اسلام کو اعتماد ہو امور متعلقہ تعلیم مذہبی کے لئے مقرر کی جاوے - مین نہایت دلی خوشی سے جو امر کہ آپنے پیش فرمایا ہے اُسکو بتمامہ منظور کرتا ہون اور مجھکو یقین کامل ہے کہ کمیٹی کی کسی ممبر کو بھی اسمین کچھہ عذر نہوگا پس جو ہدایت کہ آپنے فرمائی ہے اسکو مین دل سے قبول کر کر یہہ عرض کرتا ہون کہ جو طریقہ تعلیم کمیٹی مین پیش ہوا ہے اُسمین ایک دفعہ اور بڑھائی جاوے اور خاص مذہبی تعلیم کے لئے ایک جداگانہ کمیٹی مقرر ہو جسکی ممبرون کی تعداد اُس قدر ہو کہ جس قدر آپ تجویز کرین اور اُن کا انتخاب بھی ابتدای صرف آپکی رای پر ہو اور جسکو آپ اپنا شریک کرنا چاہین اس کی شرکت رای پر منحصر ہو اور جو ممبر کہ اس کمیٹی کے لئے منتخب ہون وہ علیحدہ ممبر اُس کمیٹی کے ہون تاکہ آیندہ اور کسی شخص کو اور کسی کمیٹی کو انکی نسبت کچھہ اختیار باقی نرہے اور یہہ قاعدہ تجویز ہو کہ جب کوئی عہدہ اس کمیٹی کی ممبری کا خالی ہو تو باقی ممبران موجودہ کسی دوسرے شخص کو اپنی تجویز سے یہہ مداخلت کسی اور کو خود مقرر کرین اور تمام امور متعلقہ تعلیم مذاہب اہل سنت وجماعت وسلسلہ کتب درسیہ مذہبی اور تقرر مدرسان کا اسکے لئے اور تمام امور جو تعلیم مذہبی سے علاقہ رکھتے ہین اُسی کمیٹی کی رای پر منحصر ہون اور کمیٹی خزنۃ البضاعت کو یا مجھکو کبھی اس مین مداخلت نہو اور وہ کمیٹی جو مقرر ہو وہ بنام مدبران تعلیم مذہبی اہل سنت وجماعت موسوم ہو - قانون کمیٹی مین یہہ بات تجویز ہو چکی ہے کہ جو لوگ روپیہ اس شرط سے دینگے کہ اُن کا روپیہ سود پر نہ لگایا جاوے وہ کبھی سود پر نہ لگایا جاویگا اور جو لوگ بالتخصیص واسطے تعلیم مذہبی کے روپیہ دینگے اسکی آمدنی بلاشبہ تعلیم مذہبی ہی مین خرچ ہوگی اور یہہ بات بھی قانون کمیٹی مین تجویز ہو چکی ہے کہ جو آمدنی سرمایہ سے ہو اُس کو خرچ کریگا مدبران کمیٹی کو اختیار ہوگا پس جو روپیہ کہ مذہبی تعلیم کی آمدنی سے ہوگا اگر مدبران

مقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق دفتر احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

نے دین اسلام قبول کیا و بسا مسائل دین بنی عقیدۂ
توحید و بتمام سنت سنیہ سیکھنے مین اور عمل کرنے سستی نکرین
تا اسلام کا ثمر ملے یعنے دوزخ سے رہائی اور جنت مین خدا کی
تعالی کی رحمت و نوازش کے مستحق ہو دین اور اہل اسلام
لوگونکی خدمات بابرکات مین بھی یہ التماس ہے کہ نو مسلمون
کو حتی المقدور ایمان و اسلام کے احکام سے خبردار کرو
مین سی بلیغ فرماوین نہین تو فقط نام لیوا مسلمانون کی

طرح نہوڑین - از سررشتہ انجمن عربسرای ضلع دہلی

اشتہار رسالہ در باب مرض ہیضہ و گرانی غلہ

ماہ جون ۱۸۷۴ء مین عربسرائی سوسائٹی دہلی نے دو سوال
کثرت حدوث مرض ہیضہ اور گرانی غلہ کے باعث بذریعہ مختلف
اخبارات مشتہر کئے تھے اور اونکے جواب مین پچیس ۲۵ مضامین
مختلف دیار سے وصول سررشتہ ہوئے چنانچہ ایک مدت کی
جانکاہی کے بعد اونکا خلاصہ کیا گیا ہے اگرچہ اس رسالہ کو بلب
مین پہلے ہی اشتہار دیا جا چکا ہے مگر اوس مین دو ایک اجاب
کے مضامین کا ہنوز بسبب عرض تحریر مین ہونا بھی درج تھا لہذا
اونکے بعد انطباع رسالہ مین التواظہور مین آیا لیکن اب یہ
رسالہ بہمہ وجوہ کے چھپکر تیار ہے کسیطرح کا عذر باقی نہین
ہے عنقریب طبع ہونیوالا ہے ملس رسالہ کو چار حصے ہونگے

حصہ اول

مین سرآمد اطبای دہلی جناب حکیم بدرالدین
خانصاحب کا مضمون جسکا مفصل ذکر ذیل مین درج ہے اس
حصہ کی خوبی ناظرین اسکے دفعات سے اندازہ کرلین -

حصہ دوم

مین سرلوئی محمد طالب علیصاحب محافظ دفتر
حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا مضمون جسمین مولوی
صاحب ممدوح نے حرکات فلکی و تاثیرات کواکب وغیرہ کو
اسباب گرانی غلہ و کثرت مرض ہیضہ قرار دیکر سرکار عالیہ کو
کوبری الالزام کیا ہے

حصہ سوم

مین خلاصہ تمام مضامین
موصولہ انجمن جنکے مصنفون کے نام پہلے اشتہارین مشتہر
ہو چکے ہین - اسمین اسباب مرض ہیضہ - علامات مرض ہیضہ -
تدابیر حفاظت مریض - و علاج مرض مذکور

حصہ چہارم

مین اسباب گرانی غلہ از روی عقل - فہرست مضامین حصہ اول
دفعہ اول مین گیارہ ضمن ہین - ضمن اول وبا اور ہیضہ
کے لغوی و اصطلاحی معنی ضمن دوم تشریح سعدہ - ضمن
سوم تشریح اسماء ضمن چہارم اسباب وبا - فائدہ اول
متضمن اسباب سماوی - فائدہ دوم متضمن اسباب ارضی
ضمن پنجم ہوا کا بیان - ضمن ششم اون ابدان کے بیان
مین جو وبا کی قابلیت رکھتے ہین - ضمن ہفتم صحیح آدمیون
کا اجتناب وبا اور ہیضہ والون سے - ضمن ہشتم بیان
حدوث ہیضہ - ضمن نہم بیان علامات وبا - ضمن دہم
بیان ہیضہ - فائدہ اول اون چیزون کے بیان مین
جن سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے - فائدہ دوم علامات ہیضہ مین
ضمن یازدہم ایام وبا مین ہوا کی وبائی کے ضرور سے

بچنے کے باب مین تدابیر لایق - فائدہ اول بیان تغذیہ
مین - فائدہ دوم مسکن مریض مین - دفعہ دوم مشتمل بطبقہ
مرض ہیضہ جسمین مشتمل ضمن مین پہلی ضمن تدارک عطش
مفرط - دوسری ضمن تدارک شدت قی تیسری ضمن تدارک
اسہال مفرط - چوتھی ضمن تدارک سقوط نبض و قوت - پانچوین
ضمن تدارک تشنج عظم - چھٹی ضمن تدارک برد اطراف -
ساتوین ضمن استفاخ بطن - آٹھوین ضمن تدارک کرب و
قلق - نوین ضمن تدارک بیخوابی مفرط - دسوین ضمن تدارک
حبس بول گیارہوین ضمن صواع مفرط - بارہوین ضمن
تدارک اختلاط عقل و سرسام تیرہوین ضمن تدارک ضیق النفس
چودہوین ضمن تدارک خشکی زبان و دہان - پندرہوین
ضمن تدارک خواق مفرط - سولہوین ضمن تدارک سقوط اشتہا
ستروین ضمن تدارک سمیت مین - لہذا اعلان دیا جاتا ہے
کہ جس صاحب کو یہہ رسالہ خریدنا منظور ہو وہ مواز ۹ رسم محصول
بمد پیشگی روانہ فرمائین - گیارہ آنہ بمد مابعد بھجوائین - سو
پر دس نسخے بطور کمیشن قبول فرمائین ارسال قیمت مین خسارہ
اشامپ کا لحاظ اور اپنی دل جمعی مقدم جانین - انجن کے
پتہ پر بندہ کے نام اپنی درخواست مع قیمت نسخہ مطلوبہ بصیغہ
پیڈ ارسال فرمائین - خیرخواہان وطن و اہل وطن کا نیازمند
چرنجی لال سکرٹری - جو صاحبان اخبار علاوہ ہمارے اشتہار
ممبرون کے اس اشتہار کو مفید خلایق تصور فرماکر اپنے اخبار
مین طبع فرمائین وہ ایک پرچہ اپنی اخبار کا ہمارے نام بھجوائین
اور ایک نسخہ اس رسالہ کا بطور ہدیہ قبول فرمائین اور پہر اوپر

رای لکھنے مین بنظر خیر خواہی ہمہ طالبان گوشہ گمنامی مفرمائین فقط

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین پس ضرور ہے کہ خود ہمارا خالق و مالک
جو ہماری ابتدا و انتہا سے واقف ہے ہمارا انجام بتلاوے اگر
وہ نہ بتلاوے تو ہم سب کے سب یا تو چارپایون کی مانند کہاتے پیتے
پہرین یا نہایت اضطراب مین بہنک بہنک کر مرجاوین -

منشور محمدی چارپایون کی مانند کہاتے پیتے پہرنے
کی بابت یا بہنک بہنک کر مرجانے کا مقدمہ یا پادری صاحب
کا ایجاد کیا ہوا ہے یا کسی آسمانی کتاب کا مضمون ہے کچہہ معلوم
نہوا پہلی شق کا حاصل یہہ ہے کہ کہاتے پیتے پہرینگے ابدی
جینگے نہین مرینگے دوسری شق کا مطلب یہہ ہے کہ نہ کہاوینگے نہ
پیوینگے بلکہ بہنک بہنک کر مرجاوینگے پوچھنے والا پوچھتا ہے
کہاتے پیتے پہرنے اور ابدی رہنے مین کیا نقصان ہے اور
نہایت مضطرب ہوکر بہنک بہنک کر مرنے کو کیا سبب غرض اسطرح
کی بے معنی گفتگو کرنا سوائے کاغذ کی بہرتی کے کچہہ عقل و
دانش تو معلوم نہین ہوتی ہدایت المسلمین پس وہ
خدا جو سب کچہہ جانتا ہے کیا ہمارے اس ضرورت کو رفع نکریگا
چنانچہ اسنے ہمارے انجام کی بابت ہمین یون بتلایا کہ جس
قدرت کاملہ سے ہمنے تمکو معدوم سے موجود کیا تہا اسی طاقت
سے پہر بہی تمکو زندہ کر لونگا پر تمہاری اور طرح کی جسم بدل
دونگا و بنا دی خواہشین اور جسمانی لذتین فنا ہو جاوینگی
بلکہ حقیقی مزا اور روحانی لذت پاوینگے فرشتون کے مانند
خدا کی حمد و ثنا کرونگے اور ہمیشہ تک رہینگے اگر مرضی

کے مطابق نہ چلوگے تو ہمیشہ کے دکھ اور آگ مین جہان ہمیشہ
رونا اور پیٹنا ہوگا ڈالے جاؤگے منشور محمدی ہمکو ہمارا ابتدا
اور انتہا معلوم کرنیکی یہہ جسم نکال لیکر اور طرح کی جسم بدلنے کی
اور دنیاوی خواہش اور جسمانی لذت فنا ہوجاکر حقیقی
مزا اور روحانی لذت حاصل کرنیکی اور فرشتون کی مانند
حمد وثنا کرکر تکلیف اٹھانیکی اور ابدالآباد رہنا معلوم کرنیکی اور
درصورت مرضی کے مطابق نہ چلنے کے ہمیشہ کی آگ مین ڈالے
جانیکی بابت جاننے کی ضرورت کیا ہے خالق تعالی شانہ تو
ہماری ضرورتین جو عبارت ستہ ضروری سے ہین ہمین دے
چکا ہے فقط لفظون سے اپنے کاغذون کو بھر دیا ہین پڑھنے
والیکو کچھہ فائدہ نہین بخشتے اور طرح کی جسم بدلینگے یہہ جسم پھر نہینگے
تو اور طرح کی روح نہ بدلنے کو کیا سبب ہے پھر جسم کے بدن جسم ہی لائے
ہین جدی طرح کہنا کچھہ مطلب نہین رکھتا جسمانی لذت فنا ہوجانے
کا کیا معنی جسم کے بدل جسم نہ لاکر روح ہی رکھتے تو بہتر تھا اور
دنیاوی خواہش کی بابت اور جسمانی لذت کا مقدمہ صادق
نہ آوے اور روحانی لذت ہی راست آوے حقیقی مزا تو بے معنے
بولی ہے اسکے مقابل مجازی کیا ہے فرشتون کی مانند حمد وثنا کرنا
جنت کی نعمتون کی جزا کا ایک شکر ہے وہ کچھہ لذت نہین جب
جسم کے بدل مین جسم آویگا تو جسمانی لذت بالفرض رہ بھی جاوے اور
اور ہمیشہ کی خوشی مین رہنا اسی معنی کیلئے ہے اور جسمانی لذت
کے لئے خود تمہارے نبی کی عبارت کہہ رہی ہے اگر مرضی کے مطابق
نہ چلوگے تو ہمیشہ کے دکھ اور آگ مین جہان ہمیشہ رونا اور پیٹنا
ہوگا ڈالے جاؤگے کیا یہہ دکھ اور آگ اور رونا اور پیٹنا روحانی

ہوگا کیا یہی آگ ہے جو دنیا مین اسکا نمونہ دیکھتے ہے کیا یہہ آگ بدلائی
گئی جسم کو چھوڑکر روح کو لپٹیگی یا اس جسم کو لپٹیگی جو روح
کے ساتھہ ملایا گیا ہے دنیا عبارت ہے طلوع آفتاب سے اور اسکو
غروب سے جب وہ آخر ہوجاویگا دوسرا ایک اور عالم ہوگا اسکو
جزا اور سزا کا عالم اور آخرت کا عالم کہتے ہین روح اور جسم تک
باقی ہے تب تک جسمانی اور روحانی لذت باقی کی باقی رہینگے
اور دنیا کی لذت سے کئی درجے فائق رہینگے مگر جو لوگ دنیا مین
کمزور تھے اور عورتون کی خواہش انہین کم تھی انکی خواہش
اور طرف تھی شاید وہی انکے واسطے ملے جیسا کسی کو دنیا مین
راگ کا جسکو قوت روح کہتے ہین شوق تھا ممکن ہے انکی خواہش
کے مطابق راگ ہی ملے شاید کسی آسمانی کتاب مین لذات
آخرت کو لطافت کے سبب سے روحانی کرکے تعبیر کئی ہون پادری
صاحبون نے مطلب کو نہ سمجھہ کر اس طرح کہہ رہے ہین پھر جسم
کے بھی قایل ہین فقط ۔ باقی آیندہ

بقیۂ جواب سیاحت نامہ

بعد اوسکے اللہ تعالی نے ایک نہایت عمدہ طریقہ حضرت عمرؓ کو
حفاظت قرآن کا الہام کیا یعنی حضرت عمرؓ نے جماعت تراویح
کا حکم دیا کہ تمام صحابہ کرام روبرو مسجد مین قرآن مجید پڑھا جاوے
پھر مطابق فرمانی خلیفہ ثانی کے اسوقت مین یہہ طریقہ جاری
ہوگیا اور بعد حضرت عمر کے تمام صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
مین وہی طریقہ جاری رہا اور مسجدون مین جماعت عام کر
روبرو قرآن مجید پڑھا جاتا تھا اور اب تک پڑھا جاتا ہے مقام
انصاف ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے وعدہ کے لحاظ سے کیسی

کچھہ حفاظت کی اور کیسیکو طریقہ اوسکی حفاظت کرنیکا دو کہ
کیسطرح کا تغیر اور تبدل کا احتمال باقی نرہے اور ہر تو
سیکڑون بلکہ ہزارون شخصونکا یاد کرنا اور اوسکو کتابت
کا شایع ہونا اور پھر ہر سال ہر ہر جماعت عامہ کو پڑہ جانا
کیس غایت درجہ کے احتیاط ہوی اسی احتیاط کا ثمرہ ہی
مخالفین کو بھی اسبات کا قائل ہونا پڑا کہ جہان مین کوئی کتاب
نہین کہ بارہ سو برس تک جسکی احتیاط مثل قرآن مجید کی ہو
نماز تراویح کی شایع ہونے سے کیسی کچھہ قرآن مجید کی احتیاط
ہوئی اول تو اکثر لوگ سنانے کے شوقمین حفظ کرتے ہین
دوسری یہہ کہ جب جماعت کے روبرو قرآن مجید پڑہا جائیگا تو
کیسطرح کا سہو و نسیان یا زیادتی و نقصان نہونے پائیگا
اور جو کچھہ شک و شبہ کیسکو ہوگا وہ بھی نکل جائیگا بعد ازان
اختلاف قرأت کے سبب بعض لوگون مین نزاع ہونے لگا یعنے
اختلاف قرأت جو حضرت سے مروی تہا بعض کو کوئی روایت
پہونچی اور بعض کو وہ روایت نہ پہونچی دوسری پہونچی تو
باہم اونکا اختلاف ہوا ایک نے کہا مین جو پڑہتا ہون صحیح ہے
دوسرے نے کہا میرا قول صحیح ہی اوسوقت حذیفہ نے حضرت عثمان
سے کہا کہ اس امت کی خبر لو ایسا نہ ہو کہ یہود و نصاریٰ کی مانند
اختلاف ڈہر جائی اوسوقت حضرت عثمان نے اوسی قرآن کو جو حضرت
ابوبکر نے جمع کرایا تہا اور حضرت حفصہ کے پاس کہا ہوا تہا منگوایا
اور چند حفاظ سے اوسکی نقل کرا کے اطراف و جوانب مین
بھیجدین اور ثمرہ اس اشاعت کا یہہ ہوا کہ باہم کا نزاع اٹہہ گیا
اور ایک نقل اپنے پاس کہی جسے علماء اسلام امام کہتے ہین

مخفی نہ رہے کہ حضرت عثمان کے وقت مین اسلام عرب سے نکلکر
اندلس اور بلاد بربر اور سودان اور سند اور کابل و خراسان
اور ترکستان وغیرہ تک پہیل گیا تہا اور ان تمام شہرون مین تعلیم
و تعلم قرآن کا جاری تہا ایسے صورت مین ہرگز یہ گمان
ہو سکتا کہ خلیفہ ثالث نے کچھہ قرآن مجید مین کمی یا زیادتی کی ہو
کیونکہ جب نقل کرا کے خلیفہ ثالث نے اطراف و جوانب مین بھیجا اور
ہر جگہہ حافظ قرآن اور نسخہ قرآن موجود تہی تو اگر کچھہ بھی تغیر
ہوتا تو اطراف و جوانب سے شور و غل اوٹہتا اور باہم اختلاف
ہوتا کیونکہ جب لوگونکا یہہ حال تہا کہ اگر کسیکو زبر زیر یا کسی لفظ
مین مخالف پاتی تہی تو بہت کچھہ نزاع کرتے تہے چنانچہ یہی امر باعث
ہوا حضرت عثمان کو اشاعت کا پھر کیونکر کوئی خیال کر سکتا ہی کہ
حضرت عثمان سورتین یا آیتین نکالدیتے اور سب لوگ خاموش ہو رہتے
یہان تک تو مختصراً قرآن مجید کے جمع و ترتیب کا بیان کیا گیا اب
ہم اوسکے طرف توجہ کرتے ہین جو پادریصاحب نے اس قول مین
بڑی طعن سے لکہا ہی کہ حضرت عثمان نے جو صحیفہ جمع کیا اوس مین
صحابون نے کیا کیا اختلاف کیا طالبان حق پر مخفی نرہے کہ
یہہ کہنا پادریصاحب کا محض بے اصل ہے اگر اون سے اوسکا
ثبوت طلب کیا جائیگا تو کچھہ بن پڑیگا یہہ کام حضرت عثمان نے
تمام صحابیون کے روبرو کیا اور سب اس سے خوش ہوے ابن ابی
داؤد نے بسند صحیح سوید ابن غفلہ سے روایت کی ہے قال علی رض

لاتقولوا فی عثمان الاخیراً فواللہ ما فعل الذی فعل فی المصاحف
الا عن ملا منا قال فما تقولون فی ہذہ القرأت فقد بلغنی ان
بعضہم یقول ان قرأتی خیر من قرأتک وہذا یکاد یکفر بعضنا بعضا

ترى قال اری ان یجمع الناس علی مصحف واحد فلا یکون فرقة
ولا اختلاف قلنا فنعم ما رایت انتہی کہا حضرت علیؑ نے عثمان کے حق مین مگر بہتر بات قسم خدا کی جو عثمان نے
مصاحف یعنی قرآن مین کیا ہی ہمارے جماعت کو روبرو کہا ہی کہا
عثمان نے کیا کہتے ہو تم اختلاف قرات مین بہ تحقیق مجھکو خبر پہونچی
ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ قرات میری بہتر ہی تیری قرات سے
یہ اختلاف اس مرتبہ کو پہونچا ہی کہ قریب ہی کفر ہو جانیکے حضرت
علی کہتے ہین کہ ہمنے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے بولے کہ میری رائے
یہ ہی کہ متفق کئے جائین لوگ ایک مصحف پر تاکہ جھگڑا اور اختلاف
ہو حضرت علی کہتے ہین کہ ہمنے کہا کیا اچھی تمہاری رائے ہے اور ابن
جریری نشر مین کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے ہین کہ جو کام عثمان نے کیا
اگر مین متولی ہوتا تو ایسا ہی کرتا جب خلیفہ ثالث نے اور صحابہ نے
روبرو یہہ کام کیا اور وہ لوگ اس سے خوش ہوکر پھر صحابہ کا تراشیدہ
کرنا کیونکر ثابت ہو سکتا ہی فقط . باقی آیندہ راقم محمد علی

حق العباد

نقل ہی کہ شہر بغداد مین حامد نامی ایک ترکلدی فروش
اپنی دوکان پر بیٹھا تیل کا کاری بیچتا تھا کہ دوکان کے سامنے سے ایک
تیلی جسکے سر پر ایک ٹوکرا تھا ایک مٹی کا گھڑا تیل سے بھرا کندے
پر رکھے ہوئے لیجاتا تھا اتفاقاً تیلی کے پاؤن مین ٹھوکر لگی اور
تیل کا گھڑا زمین پر گر کر پھوٹ گیا تیل زمین پر بہنے لگا حامد نے
جو دیکھا کہ تیل بہا جاتا ہے نہایت چالاکی کر کے دوکان سے
اٹھا کر دوکان مین روشن کر لیا چراغ جو دن کے وقت خالی
رکھا تھا اپنے سامنے رکھ لیا اور بلا تامل تیلی کا تیل مال سفت

بیچہ کر بہت احتیاط سے اپنا ہاتھہ بہتے ہوئے تیل پر رکھا کہ کسر
قدر تیل ہاتھہ مین لگ گیا حامد نے جلدی سے چراغ مین اوس تیل
کو پونچھکر پھر دوبارا اوس تیل ہاتھہ مین بھرا اور پوچھا غرض شتاب
سے قبل اسکے کہ زمین تیل کو جذب کر سکے حامد نے اپنا چراغ بھر لیا
اور خوش خوش دوکان مین لوٹ آیا اور خوش ہوا کہ آج شب بھر کی
روشنی مفت ملی تیلی اپنے افسوس مین حامد سے کچھہ مانگ نہ سکا
اور اگر مانگتا بھی تو حامد کب دیوان تھا . بات رفت و گذشت ہوئے
چند روز کے بعد ایک روز حامد بلا کسیطرحکی بیماری کے یکایک مر گیا
خیر اوسکے وارثون نے روپیہ کو اوس قبرستان مین جو آبادی کے
قریب تھا اوسکو دفن کر دیا . جب رات کا وقت ہوا تو حامد کی قبر
سے ایک آواز شور و فریاد کی بلند ہوئے لوگ جمع ہوئے اور تجویز
کیا تو معلوم ہوا کہ حامد کی آواز ہی جو نہایت بیقراری سے رو
رہا ہی آخر سب نے قبر کھولا اور دیکھا کہ حامد زندہ ہی مگر نہایت
بیقرار غرض اوسکو قبر سے نکالا اور روشنی مین لا کر دیکھا کہ حامد
زندہ تو ہو گیا ہی مگر اوسکا چہرہ بالکل بگڑ گیا ہی جیسے کسی نے
آگ مین جلا دیا . ہر چند پوچھا کہ یہہ کیا ماجرا گذرا حامد نے
درد اور سوزش کی بڑ قراری کا بہانہ کر کے ٹال دیا اور نہ بتایا مگر طبیبون کو دیکھا یا اور ثابت ہوا کہ آگ کے صدمے
سے اوسکا چہرہ جل گیا اور تمام بدن ایسا زرد اور ناتوان ایسا
ہو گیا تھا کہ گویا کسی نے تمام بدن کا خون نچھوڑ لیا ہی آخر
معالجہ جو آگ سے جلے آدمیون کو مفید ہوتا ہی عمل مین لائے .
بعد چند روز کے حامد کو تسکین ہوئی اور ہوش حواس قایم
ہو گئے تب اوسنے اپنا ماجرا یہہ سنایا کہ فلان وقت مین اسطرح

جیسا اوپر لکھا گیا ہو مین نے ایک تیلی کا تیل ایک چراغ بھر کر بلا ادای قیمت لیا اور اپنے کام مین لایا تہا ۔ اب مین جسوقت مرگیا تو دیکھتا کیا ہون کہ مجھکو ایک عالیشان محکمہ مین پیش حاکم لیگئے حاکم نے مجھکو دیکھکر لانے والون پر ملامت کی اور کہا کہ تمہ وحلم بیداد ہی ہین جسکی جان قبض کرنیکا حکم تہا وہ حامد تیلی دوسرا شخص ہے اسکو چھوڑ دو اور دوسرے کو لاؤ چنانچہ مجھکو چھوڑا اور حکم دیا کہ تو پھر دنیا مین جاکر اپنی زندگی باقی کے دن خوشی خوشی گذار چلا راہ مین وہ تیلی جسکا تیل مین نے مفت لیا تہا اور وہ مجھسے پہلے مرگیا کہ اوس عالم مین موجود تہا مجھکو ملا اور فوراً مجھے پکڑا اور کہا کہ میرا تیل یا چراغ بھر تیل کی قیمت دے تب یہان سے جانے پائیگا مین پاس دس موقع پر نہ تیل نہ دام جو دیکر چھوٹ جاؤن یہانتک کہ پھر حاکم محکمہ کے سامنے تیلی مجھکو گھسیٹ کر لیگیا حاکم نے فریقین سے روداد سنکر دریافت کرکے حکم دیا کہ حامد یا تیل یا قیمت ادا کرے تب جانے پائے اور ایک سرہنگ تعینات کیا کہ حامد کو تیلی کے پاس لے جاؤ وہ جسطرح چاہے اپنا حق وصول کرے سرہنگ نے مجھکو تیلی کے پاس حاضر کیا اور اختیار دیا تب تیلی نے ایک لوہے کی کڑہائی لاکر چھولی پر چڑہائی اور اس مین بھر پانی بھر دیا اور حامد کے ہاتھ پشت پر باندہ کر کڑہائی کے اوپر اس ترکیب سے اوندہا لٹکایا کہ حامد کا چہرہ کڑہائی کے پانی سے ایک بالشت اونچا رہے اور پاؤن سے سر تک ایک چادر منبوط لپیٹ دی جیسے کپڑوا بٹی کرتے ہین اور کڑہائی کے نیچے خوب آگ جلائی جب پانی کھولنے لگا اور بہاپ خوب اوٹھی اور انجری زور سے حامد کے چہرہ پر لگی تو حامد کے تمام بدن کی چمڑی جو سب حیوانات

کی گوشت پوست مین چربی جنسے ہے آگ کے جوش سے پگھلی اور چہرہ کی مسامات سے تیل کی صورت ٹپک ٹپک کر کڑہائی کے پانی پر گرنے لگی مارے جلن اور جوش تاثیر آتش کے حامد بیدم ہوگیا گرتیلی نے کچہ رحم نکیا تب سرہنگ حاکم غیب نے تیلی سے کہا کہ اگر تیل بقدر تیرے دعوے کے نکلے یا ہو تو حامد کو رہائی دے اگر دعوے سے زیادہ تیل نکلیگا تو تجھکو سزا ہوگی تب تیلی نے شمع کا چراغ کہین سے لاکر حامد کا تیل پانی پر سے اوٹہایا اور چراغ کو بسر نیزہ کرکے حامد کو رہائی دے کر قبر مین آپڑا اور فریاد مچائی کہ اقرباء نکیر نکالے لا غائبرو یا اولی الابصار دیکھو کہ حامد کو زمین پر گرا ہوا تیل مفت لیا تہا مگر مالک کا حق اوسپر قایم تہا کہ ایسی سخت سزا پائی ہم حیران ہین کہ دنیا مین جو لوگ مفت خور ہین کہ کسیکا حق ادا نہین کرتے اور جو پاؤ ہین مال مفت سمجہکر ہضم کرتے ہین اونکا کیا حال ہوگا چنانچہ منجملہ اون لوگون کے بعضے ناظرین اخبار ہین کہ بلا ادای قیمت اور مزد کے اخبارات برابر لئے جاتے ہین اور بے تکلف اوسکی سیر سے اپنے جیکو خوش کرتے اور اپنی استعداد بڑہاتے ہین صدہا نکتہ ہای دلچسپ جو بڑے بڑے دانشمندون کی صحبت سے حاصل ہوتے ہین اخبار کی بدولت حاصل ہین لیکن جب ادای قیمت کا ذکر آتا ہے تو دم چراتے ہین منہ چہپاتے ہین ہزارون طعن تشنیع سونان منہ کہلاتے ہین مگر دم نہین ہلاتے اگرچہ یہہ معلوم ہے کہ اگر مالک اخبار بعدالت حاکم وقت مین استغاثہ کرے تو مزدور حسب قوانین عدالت زد واجب یا قید سے بہ تشدد دلایا جاویگا لیکن مالک اخبار اسمین اپنی بدنامی تصور کرکے تا مقدور

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

تامل کرتے ہین اور بار لوگ ڈرپروہ ایسے عذرات لایعنی جمع کرنے مین کہ اگر نوبت بعدالت پہونچیگی تو جواب دینگے کہ ہم تو درخواست نہین کیا تھا اگر تو بعدالت پہونچیگی تو جواب دینگے کہ ہم تو درخواست نہین کیا تھا یہ ہمنے ایک مرتبہ اخبار واپس کر دیا تھا یہ باتین بنانا قدویر ہے کرنا اگرچہ ممکن نہین مگر بالفرض یہان چل گیا تو عاقبت مین کیا حال ہوگا جب سر نیچے ٹانگین اوپر اوندے منہ چراغ پاؤن لگا کر حق وباطل فیصل کیا جائیگا یارو ڈرو خدا سے اور کسیکا حق مت دبھو ورنہ تم جانو ؎ اس دیر مکافات مین تن لو یارو جو آج کریگا وہی کل پائیگا فقط ۔ راقم موحد ۔

رسید زر مشور محمدی

ہم نہایت ممنون ومشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر مندرجۂ ذیل قیمت اخبار مشور محمدی عطا فرمایا ۔

جناب یوسف سیٹ صاحب نیلگری	۱۰	۵
جناب حاجی محمد صدیق سیٹ صاحب پونہ	۱۰	
جناب مرزا سلطان احمد صاحب قادیان	۴	
جناب جلال الدین صاحب ایبٹ آباد	۶	۹
جناب منشی محمود خانصاحب پونہ	۴	۵
جناب مولوی سید سلطان احمد صاحب منصرم کورٹ اف وارڈس ضلع فرخ آباد	۲	۱
جناب محمد علیخانصاحب فتح گڈھ	۱۲	
جناب آغا محمد عثمان صاحب پٹنہ	۴	
جناب محمد ابراہیم صاحب پرنٹر گذر گجرات	۱۰	
جناب محمد علیصاحب اسسٹنٹ کمشنر بالاپور	۵	
جناب سید نصیر الدین صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر تنگل	۴	
جناب حکیم شیخ حکمت اللہ صاحب بداؤن	۴	۲
جناب سردار جلال الدین صاحب برادر زادہ والی کابل راولپنڈی	۳	۷
جناب پہولومیا صاحب مرباگل	۴	۸

بقیہ جواب شمس الاخبار لکھنؤ نمبر ۶ جلد ۶

قولہ اور سرکاری مذہب کی بڑی حرمتی کرتے ہین اونکا مطلب یہہ ہو کہ پادری کو چھیڑین اور اونکی وعظ مین رخنہ اندازی ہون بس ان لوگون کو لئے بہت اچھی بات ہو کہ یہہ تماشا انگریزی عملداری مین ہوتا ہو اگر اہل روس کی حکومت ہوتی تو یقیناً یہہ لوگ بندر بازی نہ کہاتے ۔

جواب بعد مدت آج یہہ عقدہ کھلی کہ آپکا عیسائی مذہب یعنی حضرت عیسیٰ کا مذہب نہین ہو اور نہ آپ عیسیٰ ناصری کی امت مین بلکہ آپکا سرکاری مذہب ہو کیونکہ آپ اپنے دین کی بڑی حرمتی سرکار کی بڑی حرمتی تصور کرتے ہین تو گویا معلوم ہوا کہ انجیل مین عیسیٰ سے مراد سرکار ہو اور حواری پارلیمنٹ ہین اور سکرٹری اسٹیٹ لارڈ بشپ ہو اور بیبل قانون ملکی ہو خیر اب آپکی نجات اور مغفرت عقبیٰ کو سرکار کے ہاتھ مین ہوئی مگر آپ کو یاد رہو کہ سرکار آپکے اس خوشامد سے خوش نہوگی بلکہ نہایت ناراض ہوگی کیونکہ سرکار معدلت شعار کو ہر ایک مذہب کی حرمت برابر منظور ہو اور سرکار ہر ایک اہل مذہب کو جو اونکی ماتحت ہین یکسان دیکھتی ہو اور ہر ایک سے ایک خلق ومدارا کرتی ہے اور پادریون کو ہندو اور مسلمانون مین سے کوئی نہین چھیڑ چہاڑ کرتا اور نہ کوئی اونکی وعظ مین رخنہ اندازی کرتا

ہی پادری لوگ خود اپنے پاؤن پر آپ کلہاڑی مارتے ہین و جلینے
مخش بد اور بی مسلمانون اور ہندوون اور اقوام کو بزرگون
کی کرتے ہین حتی کہ جناب عیسی علیہ السلام کی نسبت بی کلمات یونہین
کے سناتے ہین اور بازارون مین بد ادبی کرتے پھرتے ہین چنانچہ
گلاتیون ۲ باب ۱۳ آیت کیونکہ لکہا ہی کہ جو کوی لکڑی
پر لٹکایا گیا ملعون ہی جب اپنے گونکی نجات کی ایسی ویسی وعظ مسلمان
سنتے ہین تو انگشت بدندان ہوتے ہین اور آنسو پیکر رہجاتے ہین۔
کیونکہ ہم عیسی علیہ السلام کو روح اللہ اور پیغمبر خدا جانتے ہین
جو کوئی اونکی شان مین بیادبی کرے اُسے بُرا سمجہتے ہین اور یہ
خدا کا بیٹا بنا کر اوسکی شان مین ایسے ایسے کلمات فرماتے ہین اس
لئے کوی دانا ہندو اور مسلمان آپکے سمجہانے کو لئے آپکو منع کرے تو
کچہہ عجب نہین ہی اور یہہ تماشا جو آپ فرماتے ہین اور اپنے وعظ اور
لوگون کی جمگٹ کو بندر بازی تصور کرتے ہین حقیقت مین یہہ
آپ ٹہیک فرماتے ہین کیا معنی اکثر عوام الناس جب کسی کانی
کسٹ یا واعظ نصاری کو ناچہہ ہلا کر اور بے زور و شور غل مچاتا
دیکہتے ہین تو تماش مین لوگ اوسکے گرد ہو جاتے ہین اور
اوسکی مُنہ کیطرف ہکے بکے ہو کر لوگ دیکہتے ہین کہ اوسکو کیا ہو گیا ہی
دس بیس روپیہ کی بدولت یہہ ایسا تماشا دکہا رہا ہی کل کی بات ہی کہ
یہہ فلانا کام کرتا تہا اب کرسچن ہو کر یہہ تماشا دکہاتا ہے اب ذرا
آپ ہی فرمائیے کہ ہمارا مذہب خدا کا ہی اور آپ کا سرکاری ہی تو
بس دنیاوی مذہب اور حق مذہب سے کیا نسبت ہی اور زیادہ
خدا کا شکر ہم یہہ کرتے ہین کہ سرکار انگلشیہ کا دل خدا کے ہاتہہ
مین ہی اور اوسنے اپنے فضل و کرم سے رعایا کے سر پر اونہین اقبال

بسا ہو گیا اوسکی زیر حکومت شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پیتے
ہین بنیسر زاحمت کہ ہر ایک اہل مذہب اپنے رسوم مذہبی کو ادا
کر سکتا ہی سو ہم دعا کرتے ہین کہ ایسی عادل گورنمنٹ کو خدا خوش
رکہے **قولہ** کاشکہ صاحبان انگریز جو اس ملک کو حکام ہین اپنے
انکہون کو کہولین اور خوب سمجہین کہ اونکی وفاداری مذہبی رعایا
کون ہی اور جہادی و فتنہ انگیز کون ہین تب شاید کچہہ بندوبست
کیا جاوے کہ بدکارون کو سزا دینیکو کارون کو جزا ملا کرے

جواب افسوس ہی کہ معترض صاحب نے ناحق صاحبان انگریز کو اپنے
طرف سے غفلت مین سویا ہوا شمار کیا اور شکر یہ حکام والا مقام
کا نکیا کیونکہ حکام آپ کے سر و سامان کو جو سراسر سبی فساد اور
عامہ خلایق مین خلل انداز ہی دیکہتے ہین کیونکہ جناب مسیح کی یہہ
وعظ نہین ہی کہ آپ اور دونکو اسطرح بدکار بناوین اور آپ
زبردستی نیکوکار بنین سرکار نے قانون بنا دیا ہے جو کوی
اوسکی خلاف قدم رکہیگا خود بخود سزا پائیگا۔

حاصل کلام پس پادری بازار مین منادی کرتے ہین اور غیر مذاہب
کو اپنی انجیل کی وعظ سناتے ہین وہ بالکل جناب مسیح کی خلاف حکم کرتے
ہین اور گناہگار ٹہہرتے ہین کیونکہ حضرت مسیح خاص اسرائیل کی
لئے مبعوث ہوے ہین اور یہہ ورسن بے الہام اور جلی معلوم ہوتا
ہے کہ تمام دنیا مین جاؤ میرے نام کی خوشخبری سناؤ الخ کیا باعث
مسیح کبی آنے پہلے حکم کے سوا ایسا حکم صادر فرمائینگے اول تو
متی ۱۲ باب ۱۶ مین فرماتے ہین کہ مجہہ مشہور نکرنا سو یہہ حکم
اونکا دور اندیشی مین داخل تہا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ
یہودی جانی دشمن ہوے ہین علی ہذا القیاس جناب مسیح